ہندوستان میں قانون شریعت کے نفاذ کا مسئلہ | مولوی سید عقیل محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل ایل۔ بی۔ قیمت ۳/ ندوۃ المصنفین، دہلی۔

یہ مختصر رسالہ ایک ایسے مسئلہ سے بحث کرتا ہے جو ہندوستان میں مسلمانوں کی حیات ملی کے لیے سب سے زیادہ اہم ہے اور مسلمان سب سے زیادہ اس سے غافل ہیں۔ ہندوستان میں کروڑوں مسلمانوں کے موجود ہوتے ہوئے آخر کس طرح یہ انقلاب رونما ہو گیا کہ جہاں، معیشت، اور معاشرت اور نظم مملکت کے سارے معاملات اسلامی قانون کے مطابق چل رہے تھے وہاں چند مسائل نکاح و طلاق و وراثت وغیرہ کے سوا تمدنی زندگی کے تمام امور اس قانون کی گرفت سے نکل گئے؟ پھر اس انقلاب سے خود ہمارے اخلاق، ایمان اور تہذیب و تمدن پر کتنے دور رس نتائج مترتب ہوئے؟ اور کس طرح ہمارے ان مخصوص اور محدود شرعی مسائل میں بھی، جن کو پرسنل لا سے تعبیر کیا جاتا ہے، انگریزی تخیل نے تدریجی مداخلت کی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ شریعت محمدیہ کے بجائے انگریزی عدالتوں کا بنایا ہوا "انیگلو محمڈن لا" ہمارے نکاح و طلاق تک کے معاملات پر مسلط ہو گیا؟ یہ وہ مسائل ہیں کہ اگر ہم میں کوئی حقیقی بیداری پیدا ہوئی ہوتی تو اب تک ان پر تحقیقات کے انبار لگ گئے ہوتے، اور ہماری تمام سیاسی جدوجہد کا رخ اس طرف پھر جاتا کہ سب سے پہلے ہم اپنی اجتماعی زندگی پر خود اپنے شرعی قانون کے نفاذ و اجراء کا حق حاصل کریں۔ فاضل مولف نے اس رسالہ میں انہی امور پر مختصر اور سرسری بحث کی ہے۔ انہوں نے پہلے یہ دکھایا ہے کہ انگریزی عدالتوں کا "محمڈن لا" کس طرح پیدا ہوا اور کس طرح اس نے اسلامی شریعت کو مسخ کیا۔ پھر ان ناقص اور جزوی تدابیر کے نقصانات واضح کیے ہیں جو حال میں شریعت بل اور خلع بل وغیرہ کی صورت میں کی گئی ہیں۔ آخر میں اس امر پر زور دیا ہے کہ ہندوستان میں کم سے کم جو چیز ہماری مشکلات کو حل کر سکتی ہے وہ ایک اسلامی دار القضاء کا قیام ہی ہے، خواہ وہ ابتداءً محدود پیمانہ ہی پر کیوں نہ ہو